دار الافتاء النور

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

Noor Masjid Kagzi Bazar
Mithadar, Karachi.

www.ishaateislam.net

021-32439799

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کئی ممالک زکوٰۃ کی ادائیگی پر کچھ ٹیکس فوائد دیتے ہیں۔اس حوالے سے پاکستان میں بھی اِنکم ٹیکس قوانین کے تحت حکومت(FBR)، خواہش مند رفاہی اداروں کو مقررہ ضوابط کے تحت NPO(Non Profitable Organization) کا سرٹیفکیٹ دیتی ہے، جس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ان اِداروں کو عطیّات دینے والوں کو اِنکم ٹیکس کی چُھوٹ rebate / refund / credit مل جاتی ہے۔اس چُھوٹ کو حاصل کرنے کی شرط ہے کہ زکوٰۃ وعطیات منظور شُدہ اداروں کو دیئے جائیں اور رَسید ٹیکس گوشوارے جمع کرواتے وقت پیش کی جائے تاکہ تصدیق ہوسکے۔کیا ان اداروں کو زکوٰۃ دینا اور اس پر حکومت سے ٹیکس کی چُھوٹ refund یا tax credit لینا جائز ہے ؟ مزید یہ کہ زکوٰۃ کے ثواب اور ادائیگی پر اس کا اثر کیا پڑے گا؟

(سائل: محمد جنید قادری۔ النّور پروفیشنل فورم، کراچی)

الجواب بعونِ المَلِكِ الوهّاب:

۱۔ اگر یہ منظور شدہ ادارے approved charities شرعی قیودات کا لحاظ کرکے زکوٰۃ کا استعمال کرتے ہیں تو انہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ (نوٹ: عام طور دیکھا گیا ہے کہ بہت سارے رفاہی ادارے شرعی قیودات کا خیال نہیں رکھتے لہٰذا زکوٰۃ دیتے وقت مکمل جانچ کرلی جائے)

۲۔ اور اس پر حکومت سے tax credit/ refund لینا جائز ہے۔

۳۔ اور زکوٰۃ دیتے وقت نیت یہ ہو کہ اللہ ربّ العالمین کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس کی طرف سے مقرر کئے گئے فرض کی ادائیگی کر رہاہوں اور ٹیکس اِستثناء آپ کا منشاء اور مقصود نہ ہو تو اِن شاءاللہ تعالیٰ کامل ثواب ملے گا۔

کیونکہ، زکوٰۃ مستحق مَصرف میں دی گئی ہے۔اگرچہ جس کو زکوۃ دی جارہی ہے اس سے زکوۃ کے بدلے کسی قسم کی منفعت حاصل کرنا تو جائز نہیں، لیکن مذکورہ صورت میں چونکہ مستحق کے بجائے (قانونی طور پر) حکومت سے ٹیکس کا اِستثناء حاصل کیا جارہاہے، لہٰذا اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔یہ درحقیقت فائدہ حاصل کرنے کے بجائے cost saving یعنی خرچ اور نقصان کی بچت کی قسم سے ہے۔رفاہی اداروں کو زکوۃ دینا اور حکومت سے اس کے عوض یا بطور انعام یا سہولت ٹیکس میں چھوٹ ملنا دونوں کی جداگانہ حیثیت ہے۔ اس سے زکوۃ کی صحیح ادائیگی validity میں کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ زکوۃ کے لئے تملیک شرط ہے، جو پہلے ہی کردی گئی۔

جیسا کہ مَلِکُ العلماء امام ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی، متوفیٰ:587ھ، لکھتے ہیں: وَقَد أَمَرَ اللّٰہُ تعالَیٰ المُلّاکَ بِإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ،لِقَولِهِ عَزَّوجَلَّ: ﴿وَآتُوا الزَّكَوٰةَ﴾ [البقرۃ:2/ 43]؛ وَالْإِيتَاءُ هُوَ التَّمليكُ (بدائع الصنائع

CS CamScanner

في ترتيب الشرائع ، كتاب الزكوٰة ، فصل ركن الزكوٰة ، 2/ 39، مطبعة شركة المطبوعات العلمية بمصر، الطبعة: الأولى ١٣٢٧ - ١٣٢٨ هـ)

یعنی: "اللہ عزّ وجلّ نے مال والوں کو زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ﴾ یعنی: "زکوٰۃ دو"، اور "اِیتاء" یعنی دینے کا مطلب ہی مالک کر دینا ہوتا ہے۔"

اور ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: فَرُكنُ الزَّكَاةِ هُوَ إِخرَاجُ جُزْءٍ مِنْ النِّصَابِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى، وَتَسْلِيمُ ذَلِكَ إِلَيْهِ يَقطَعُ المَالِكُ يَدَهُ عَنهُ بِتَملِيكِهِ مِنْ الفَقِيرِ وَتَسلِيمِهِ إِلَيهِ أَو إِلَى يَدِ مَنْ هُوَ نَائِبٌ عَنهُ (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ، كتاب الزكوٰة ، فصل ركن الزكوٰة ، 2/ 39، مطبعة شركة المطبوعات العلمية بمصر، الطبعة: الأولى ١٣٢٧ - ١٣٢٨ هـ)

یعنی: "تو رکن زکوٰۃ یہ ہے کہ: نصاب کا ایک (مقررہ) حصہ اللہ کی راہ میں نکالنا اور اس کو سپرد کر دینا، اور فقیر کو مالِ زکوٰۃ کا مالک بنانے یا اس کے نائب کو دینے کے ذریعے سے، مالک اپنا قبضہ اس مال پر ختم کر دے گا۔"

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان حنفی ماتریدی متوفّٰی: 1340ھ لکھتے ہیں: پھر دینے میں تملیک شرط ہے، جہاں یہ نہیں ، جیسے محتاجوں کو بطورِ اباحت اپنے دستر خوان پر بٹھا کر کھلا دینا یا میّت کے کفن دفن میں لگانا یا مسجد، کنواں، خانقاہ، مدرسہ، پُل، سرائے وغیرہ بنوانا، ان سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔" (فتاویٰ رضویہ، کتاب الزکوٰۃ، 10/110، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام محمد بن عبد اللہ الخطیب تمر تاشی، متوفّٰی: 1004ھ اور امام علاء الدین محمد بن علی حصکفی حنفی، متوفّٰی: 1088ھ لکھتے ہیں: وشرعا: (تمليك).. (جزء مال).. (عينه الشارع) .. (من مسلم فقير).. (غير هاشمي ولا مولاه).. (من قطع المنفعة عن الملك من كل وجه) فلا يدفع لاصله وفرعه (لله تعالى) (ملتقطاً)(الدر المختار شرح تنوير الأبصار،كتاب الزكوٰة، 1/ 126، دار الكتب العلمية – بيروت،الطبعة: الأولى، 1423 هـ – 2002م)

یعنی: شرعی طور پر زکوٰۃ کی تعریف: شارع کی طرف سے مقرر کردہ حصہ کا فقط رضائے الٰہی کے لئے کسی مسلمان فقیر–جو ہاشمی نہ ہو اور نہ ہی اس کا غلام ہو–کو اس طرح مالک بنانا کہ ہر طرح سے مالک نے اس شے سے نفع حاصل کرنا ترک کر دیا ہو (یعنی زکوٰۃ اصول و فروع رشتہ داروں کو نہیں دی جائے گی)۔

اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں امام اہلسنّت امام احمد رضا خان حنفی ماتریدی، متوفّٰی: 1340ھ لکھتے ہیں: جبکہ تقریرِ سوال سے ظاہر کہ انہوں نے محض بہ نیتِ زکوٰۃ دیا اور اسے زکوٰۃ ہی خیال کیا، معاوضہ و اجرت کا اصلاً لحاظ نہ تھا، تو بے شک زکوٰۃ ادا ہوگئی، اگرچہ وہ شخص جسے زکوٰۃ دی گئی اپنے علم میں کچھ جانتا ہو، اگرچہ انہوں نے اس سے صاف کہہ بھی دیا ہو کہ یہاں رہو گے، تو دیں گے ورنہ نہ دیں گے، اگرچہ وہ عمل بھی اس کے مطابق کریں یعنی ایام حاضری میں دیں، غیر حاضری میں نہ دیں کہ جب نیت میں صرف زکوٰۃ کا خاص قصد ہے، تو ان میں کوئی امر اس کا نافی و منافی نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، 10/69، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوئی اور نیت شامل نہ کی جائے، خالص رضاءِ الٰہی مقصود ہو، بصورت دیگر ثواب ضائع ہو سکتا ہے، اس حوالے سے علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی حنفی، متوفّٰی: 855ھ لکھتے ہیں: وَالحكم نوعَانِ نوع يتعَلّق بِالآخِرَة وَهُوَ الثَّوَاب فِي الْأَعْمَال المفتقرة إِلَى النيّة وَالإِثم فِي الْأَعْمَال المُحرمَة

وَنوع يتعَلَّق بالدنيا وَهُوَ الجَوَاز وَالفساد وَالكَرَاهَة والإساءة وَنَحو ذَلِك والنوعان مختَلِفَانِ بِدَلِيل أَن مبْنى الأول على صدق العَزِيمَة وخلوص النيّة فَإِن وجد، وجد الثَّوَاب وَإِلَّا فَلَا. ومبنى الثَّانِي على وجود الأَركان والشرائط المُعتَبرَة فِي الشَّرع حَتَّى لَو وجدت صَحَّ وَإِلَّا فَلَا سَوَاء اشتَمَل على صدق العَزِيمَة أَولا(عمدة القاري شرح صحيح البخاري 1/31، إدارة الطباعة المنيرية، وصوَّرتها : دار الفكر – بيروت)

یعنی: حکم کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم وہ جس کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے اور وہ اُن اعمال میں ثواب ہے جن میں نیت کی حاجت ہوتی ہے اور حرام اعمال میں گناہ ہے، جبکہ ایک قسم وہ جس کا تعلق دنیا کے ساتھ ہے اور وہ عمل کا جائز، فاسد، مکروہ اور بُرا ہونا وغیرہ ہے۔ اور دونوں قسمیں مختلف ہیں اس دلیل سے کہ پہلی قسم کی بنیاد سچے ارادے اور خلوصِ نیت پر ہے، پس اگر یہ ہو گا، تو ثواب حاصل ہو گا ورنہ نہیں اور دوسری قسم کی بنیاد شریعت میں موجود ارکان و معتبر شرائط پر ہے کہ اگر یہ پائے جائیں گے، تو عمل درست ہو گا ورنہ نہیں خواہ عمل سچے ارادہ پر مشتمل ہو یا نہ ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:

أبو الليث محمد طاهر قادری
مُتخصّص فِی الفِقهِ الاسلامی
جمعیة إشاعة أهل السنة (پاکستان)، کراتشی
TF-2021
یکم، جمادی الاخریٰ ۱۴۴۶ھ، ۴، دسمبر ۲۰۲۴م

الجواب صحیح

الدکتور المفتی محمد عطاء الله النّعیمی
شیخ الحدیث جامعة النّور ورئیس دار الإفتاء النّور
جمعیة إشاعة أهل السنة (پاکستان)، کراتشی

الجواب صحیح

المفتی محمد جنید العطاری النّعیمی
دار الإفتاء
جمعیة إشاعة أهل السنة (پاکستان)، کراتشی